Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
بروز جمعرات
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۱/۲۶ | ۲ر جمادی الاوّل ۱۳۹۲ھ | ۱۵ر احسان ۱۳۵۱ ہش | ۱۵ر جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳۴

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۴ر احسان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

آج بھی حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۱۴ر احسان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح یہ اطلاع موصول ہوئی کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

میرے بڑے بیٹے عزیز فلائٹ لیفٹیننٹ رشید احمد ملک (جو حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ کا پوتا اور حضرت سید غلام حسین صاحبؓ کا نواسہ ہے) کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ نگہت نسیم بنت شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم سے مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر بروز ہفتہ مورخہ ۱۰ر احسان ۱۳۵۱ھش بمطابق ۱۰ر جون ۱۹۷۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرماویں۔

(خاکسار ملک سعید احمد ابن حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ E - ۲/۱۲۴، پی، ای، سی، ایچ، ایس، کراچی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۵، ۶، ۷ر اخاء/اکتوبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسویں سالانہ اجتماع کے لئے ۵، ۶، ۷ر اخاء ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۵، ۶، ۷ر اکتوبر ۱۹۷۲ء) بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

مجالس اور خدام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچنے کے لئے اُس نور کی تلاش کرو جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اُترتا ہے!

یہ نور انسان کو خاص ہمت و قوت عطا کرتا ہے اور اسکے دل کو گناہ کے گرد و غبار سے پاک کر دیتا ہے

"انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ سچی معرفت نقصان سے بچالیتی ہے۔ پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے کہ ایمان بھی ہو اور گناہ بھی دُور نہ ہو۔ خدا کی عظمت و جبروت پر ایمان گناہ سے بچاسکتا ہے اور ضرور بچاسکتا ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے حقیقی راہ خدا کی تجلّیات ہیں۔ اور اُس آنکھ کو پیدا کرنا شرط ہے جو خدا کی عظمت کو دیکھ لے اور اس یقین کی ضرورت ہے جو گناہ کے زہر پر پیدا ہو۔ زمین سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آسمان اس تاریکی کو دُور کرتا ہے اور ایک روشنی عطا کرتا ہے۔ زمینی آنکھ بے نُور ہوتی ہے جب تک آسمانی روشنی کا طلوع اور ظہور نہ ہو۔ اس لئے جب تک آسمانی نُور جو نشانات کے رنگ میں ملتا ہے کسی دل کو تاریکی سے نجات نہ دے انسان اس پاکیزگی کو کب پاسکتا ہے جو گناہ سے بچنے میں ملتی ہے۔ پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش کرنی چاہیئے جو یقین کی روشنی کے ساتھ آسمان سے اُترتا ہے اور ایک ہمّت و قوّت عطا کرتا ہے اور تمام قسم کے گرد و غبار سے دل کو پاک کرتا ہے۔ اس وقت انسان گناہ کے زہرناک اثر کو شناخت کر لیتا اور اس سے دُور بھاگتا ہے۔ جب تک یہ حاصل نہیں گناہوں سے بچنا محال ہے۔ یہ طریق ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ یہ بات کہ ایسا یقین کیونکر پیدا ہو۔ اسکے لئے اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ ایسے یقین کے خواہشمند کیلئے ضروری ہے کہ وہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ سے حصہ لے۔ صادق سے صرف یہی مُراد نہیں کہ انسان زبان سے جھوٹ نہ بولے۔ یہ بات تو بہت سے ہندوؤں اور دہریوں میں بھی ہو سکتی ہے بلکہ صادق سے مُراد وہ شخص ہے جس کی ہر بات صداقت اور راستی ہونے کے علاوہ اس کے حرکات و سکنات و قول سب صدق سے بھرے ہوئے ہوں۔ گویا یہ کہو کہ اس کا وجود ہی صدق ہوگیا ہو۔ اور اسکے اس صدق پر بہت سے تائیدی نشانوں اور آسمانی خوارق گواہ ہوں۔ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے مرد کے پاس جو حرکات و سکنات، افعال و اقوال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ صحتِ نیّت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدّت تک رہیگا۔ تو یقین کامل ہے کہ اگر وہ دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئیگا۔ کیونکہ صادق کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۵)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ار احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کا پہلا ذریعہ ——— تقویٰ اللہ کا حصول

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے الٰہی جماعت کے افراد کی کامیابی کے تین حتمی ذرائع بیان کئے ہیں۔ ان میں سے پہلا ذریعہ ہے تقویٰ اللہ اختیار کر کے ان تمام گناہوں اور ناپسندیدہ باتوں سے پرہیز کرنا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ دوسرا ذریعہ ہے نیک اعمال بجا لا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ اور تیسرا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پورا پورا مجاہدہ کر کے خدا کو پانے اور اس تک پہنچنے کی اس طور پر کوشش کرنا کہ حجب حائلہ درمیان سے اُٹھ جائیں۔ ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ کامیابی کے یہ تینوں ذرائع اپنے نتائج و اثرات اور انکی گوناگوں کیفیات کے اعتبار سے فنا، بقا اور لقا کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان کو دوبارہ دلوں میں داخل کر کے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو نہ صرف کامیابی کے ان ہر سہ ذرائع کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی بلکہ اپنی خداداد قوت قدسیہ کے زیر اثر انہیں اس قابل بنا دیا کہ وہ ان ہر سہ ذرائع کو اختیار کرتے اور درجہ بدرجہ فنا، بقا، لقا کے مراتب عالیہ پر فائز ہوتے چلے گئے۔ ان ذرائع کو اختیار کرنے اور ان مراتبِ عالیہ پر حسب استعداد فائز ہونے کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ آپ کے متبعین کو اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے سلسلہ میں بے دریغ مالی و جانی قربانیاں پیش کر کے انتھک مساعی بروئے کار لانے کی توفیق ملتی چلی گئی اور بفضل اللہ تعالیٰ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے آج کے دم تک توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور اسلام چار دانگ عالم میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جا رہا ہے۔

آج ہم الٰہی جماعت کی کامیابی کے پہلے ذریعہ یعنی تقویٰ اللہ کے حصول پر روشنی ڈال کر یہ واضح کرتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے متبعین کو کس طرح تقویٰ کی راہ پر گامزن کر کے انہیں اس قابل بنایا کہ وہ غلبۂ اسلام کی بے لوث اور انتھک مساعی بروئے کار لا کر کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں۔ سو غلبۂ اسلام کے ضمن میں تقویٰ کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر آپ نے جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض ہی یہ بیان فرمائی کہ:-

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

جماعتِ احمدیہ کے قیام کی اس بنیادی غرض کو واضح فرمانے کے بعد آپ نے اس امر پر بڑی شرح و بسط سے روشنی ڈالی کہ تقویٰ سے کیا مراد ہے۔ مثال کے طور پر اس ضمن میں آپ نے فرمایا:-

(۱) "تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر (جو گناہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷)

(۲) "تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

(۳) "جب تک انسان تقویٰ میں ایسا نہ ہو جیسے اُونٹ کو سوئی کے ناکہ سے نکلنا پڑے اس وقت تک کچھ نہیں ہوتا۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

اس طرح یہ واضح کرنے کے بعد کہ تقویٰ اختیار کرنا در اصل اپنے پر ایک موت اور فنا کی کیفیت وارد کرنے کے مترادف ہوتا ہے آپ نے تقویٰ اختیار کرنے کے طریقوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ محض گناہ سے پرہیز کرنے سے ہی تقویٰ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شریعت نے جن امور کو جائز رکھا ہے ان میں بھی انسان حدِ اعتدال سے تجاوز نہ کرے ورنہ اس کا قدم تقویٰ کی راہ سے ہٹ جائیگا چنانچہ فرمایا:-

"نیکی کی جڑ (یعنی تقویٰ) یہ بھی ہے کہ دنیا کی وہ لذات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حدِ اعتدال سے زیادہ نہ لے۔۔۔۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ تنعّم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ صرف یہی کافی نہیں ہے کہ انسان زنا نہ کرے، چوری نہ کرے، بلکہ جائز امور میں بھی اعتدال سے نہ بڑھے۔" (البدر ۷ فروری ۱۹۰۳ء)

نیز ایک اور موقع پر حصولِ تقویٰ کے طریق کو واضح کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا:-

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو ایسے ہی اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں بھی ترقی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے، خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں، وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اُسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاقِ فاضلہ اس میں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہے۔"

(البدر ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء)

مزید برآں آپ نے تقویٰ کی اہمیت بیان کرتے اور اس کے عظیم الشان نتائج و ثمرات پر روشنی ڈالتے ہوئے مختلف مواقع پر واضح فرمایا کہ تقویٰ کے بغیر کوئی نیک عمل حتّٰی کہ نماز بھی قبول نہیں ہوتی بلکہ اس امر کا امکان ہے کہ وہ ایسی صورت میں دوزخ کی کلید ثابت ہو۔ نیز آپ نے یہ امر بھی ذہن نشین کرایا کہ دنیا میں صحیح فراست، حقیقی دانش اور سچی راحت بھی تقویٰ کے بغیر انسان کو میسر نہیں آسکتی اور نہ وہ قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی باور کرایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب جو فلاح دارین کے حصول پر دلالت کرتا ہے بجز تقویٰ کے اور کسی راہ سے انسان کو میسر نہیں آسکتا۔ اس لحاظ سے تقویٰ ہی فوز و فلاح اور فتح و ظفر کی کلید ہے۔

تقویٰ کی اہمیت کے ہر پہلو کو اچھی طرح واضح اور ذہن نشین کرانے کے بعد آپ نے اپنے متبعین کو نصیحت فرمائی کہ اگر وہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں متقی بنیں چنانچہ فرمایا:-

"(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیئے۔۔۔۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دُنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔۔۔۔ اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وُہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

پھر آپ نے تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق صرف زبانی تلقین اور وعظ و نصیحت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ نے اپنی جماعت کو تقویٰ کی رُوح سے مزیّن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اس تڑپ اور درد و سوز کے ساتھ دُعائیں کیں کہ عرشِ الٰہی کو ہلا کر رکھ دیا۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس دلی تڑپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دُعا کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال نہیں ہو سکتی۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۷)

آپ کی اس دلی تڑپ پر غشی اور ہلاکت کی نوبت تک پہنچانے والی ان مقبول دعاؤں ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے متبعین تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن ہوتے چلے گئے اور انکی زندگیوں میں ایسا انقلاب عظیم آیا کہ جس نے ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور وہ اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے اور فی الحقیقت انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دکھایا۔ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے تقویٰ کی یہی رُوح آج بھی آپ کی قائم کردہ جماعت میں جاری و ساری ہے اور اسے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی خاطر بے دریغ قربانیاں پیش کرنے اور انتھک مساعی بروئے کار لانے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکہ برطانیہ الزبتھ ثانی کا دورۂ ماریشس

جملہ سرکاری تقریبات میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی ملکہ معظمہ کو قرآن کریم

اور اسلامی کتب کا تحفہ، خوش آمدید کے ایڈریس کی پیش کش

مکرم محمد سلیم صاحب قریشی شاہد انچارج احمدیہ مشن ماریشس

ملکہ برطانیہ الزبتھ ثانی اپنے خاوند شہزادہ فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا (Duke of Edinburgh) کے ہمراہ فروری ۱۹۷۲ء سے جنوب مشرقی ایشیاء اور بحر ہند کے ممالک کے سرکاری دورے پر تھیں۔ ملکہ معظمہ یہ دورہ اپنے شاہی بحری جہاز "بریطانیہ" پر کر رہی تھیں۔ ملکہ کے اس تاریخی دورہ میں جزیرہ ماریشس بھی شامل تھا۔ ماریشس کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ کوئی برطانوی حکمران اس کا سرکاری دورہ کر رہا تھا۔

جماعت احمدیہ ماریشس نے اس موقع کے لئے حسب معمول شاہی مہمان کے قرآن کریم، اسلامی کتب اور خوش آمدید کا ایڈریس پیش کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ قرآن کریم کا خاص مجلد نسخہ حاصل کرنے کے لئے مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب کی خدمت میں لکھا گیا جنہوں نے کمال مہربانی سے بہت جلد خاص دیدہ زیب مجلد نسخہ بذریعہ ہوائی ڈاک ملکہ محترمہ کی آمد سے قبل ارسال فرما دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چنانچہ قرآن کریم مع تفصیلی ایڈریس الگ خوبصورت شفاف کاغذ میں نفاست سے پیک کر کے اور دیگر چار کتابیں (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) اسلام کا اقتصادی نظام (۳) افریقہ سپیکس اور (۴) حضرت مسیح موعودؑ الگ پیکٹ بنا کر رکھ لی گئیں۔

ملکہ الزبتھ ثانی کا شاندار استقبال

ملکہ معظمہ اور ڈیوک گورنر جنرل اور وزیراعظم کے ہمراہ گورنمنٹ ہاؤس کے گیٹ کے اندر داخل ہوئے۔ تو مذہبی نمائندگان وزرائے حکومت اور غیر ملکی سفیر استقبال کے لئے بالترتیب نیم دائرے کی شکل میں کھڑے تھے۔ ملکہ محترمہ اور ڈیوک سے گورنر جنرل نے جملہ معززین کا تعارف کرایا۔ ملکہ سے ملنے والوں میں خاکسار چھٹے نمبر پر کھڑا تھا۔ خاکسار نے ملکہ معظمہ کو اپنا اور جماعت کا تعارف کرایا اور نیز جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے موقعہ پر پرخلوص خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد ڈیوک آف ایڈنبرا جو ملکہ سے پیچھے پیچھے آ رہے تھے ان سے تعارف ہوا۔ ڈیوک جملہ مہمانوں سے نہایت تپاک اور گرمجوشی سے ملے بعدہٗ سب مہمان اپنے اپنے نمبر کے مطابق ملکہ اور شہزادہ فلپ کے پیچھے جلوس کی شکل میں پارلیمنٹ ہاؤس میں پہنچے۔ جہاں ملکہ نے ماریشس کی قانون ساز اسمبلی کے چھٹے سیشن کا افتتاح کرنا تھا۔ اس افتتاحی تقریب میں خاکسار کو بھی سرکاری طور پر دعوت میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

یونیورسٹی آف ماریشس کا افتتاح

۲۴ مارچ کو شام چار بجے ملکہ الزبتھ ثانی نے یونیورسٹی آف ماریشس کا افتتاح کرنا تھا۔ خاکسار یہاں بھی مدعو تھا۔ افتتاحی تقریب کے بعد ملکہ نے یونیورسٹی کا معائنہ کیا مختلف شعبہ جات میں گئیں۔ بعدہٗ ریفرشمنٹ کا پروگرام تھا جس میں مختلف شخصیتوں سے بات چیت اور ملاقات ہوئی۔

ملکہ کی طرف سے شاہی جہاز "بریطانیہ" پر استقبالیہ

پہلے ہی روز رات کے دس بجے ملکہ محترمہ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کی طرف سے مذہبی راہنماؤں، وزرائے حکومت ممبران لیجسلیٹو اسمبلی اور غیر ملکی سفیروں کے اعزاز میں شاہی جہاز پر استقبالیہ دعوت دی گئی۔ خاکسار کو بھی ملکہ محترمہ اور ڈیوک کی طرف سے دعوت نامہ ملا۔ جہاز پر شاہی جوڑے نے خود مہمانوں کا استقبال کیا۔ ہم جہاز میں داخل ہوتے تو شاہی ڈرائنگ روم میں سے گزر کر کھلی جگہ میں آ گئے۔ یہ کمرہ دبیز مخملی قالینوں، نہایت نفیس صوفوں اور دیگر سامان آرائش سے آراستہ تھا۔ اس کے بعد سیڑھی چڑھ کر اوپر کی منزل میں پہنچے۔ جہاں شامیانہ لگا ہوا تھا اور یہیں پر استقبالیہ تقریب تھی۔ یہ تقریب ایک گھنٹہ تک جاری رہی بعد سے احباب سے ملاقات ہوئی۔ بعض لوگوں سے پہلی مرتبہ تعارف ہوا۔ ان میں انڈونیشیا میں جرمنی کے سفیر بھی جن کے حلقہ میں ماریشس بھی شامل ہے بھی شامل ہیں ان سے بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی جرمنی میں جماعت کا تعارف کرانے پر انہوں نے برملا کہا کہ میں جانتا ہوں آپ لوگ مسلمانوں میں بہت معتدل ہیں اور قرآن کی اشاعت کرتے ہیں ان سے اسلام میں عورت سے مصافحہ نہ کرنے پر بھی بات چیت ہوئی کہنے لگے۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ عورت سے مصافحہ نہ کرو۔ میں نے انہیں پردہ کے احکام بتائے اور اسلامی آداب ملاقات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ بہرحال ہر فرد اپنے ضابطہ حیات کے مطابق عمل کرنے اور اصول کا پابند ہونے میں آزاد ہے۔ اسی طرح ماریشس کے وزیر صحت مسٹر WALTER سے بھی اس موضوع پر دوستانہ بات چیت ہوئی خاکسار نے انہیں بھی وضاحت سے اسلامی تعلیم بتائی جس پر وہ مطمئن ہو گئے۔ ۱۱ بجے کے بعد RETREAT کے لئے بینڈ بجنا شروع ہوا۔ سب مہمان نیچے DECK پر آ کر شاہی بینڈ کا نظارہ کرنے لگے جو عجیب و غریب دھنیں اور سُریں نکال رہا تھا اور میں عالم تصور میں دیکھ رہا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ بادشاہوں کو احمدیت نصیب کرے گا تو پھر وہ یہ سب چیزیں ترک کر کے نعرہ والا انبار کا بڑائی بیان کیا کریں گے اور اسلامی سادگی تمام موجودہ شاہی رسومات کی جگہ لے لے گی ان شاء اللہ العزیز۔

گارڈن پارٹی میں شرکت

۲۵ مارچ کو شاہی دورے کے دوسرے روز ملکہ الزبتھ نے پہلے پہر ماریشس کے قدرتی نظاروں جن میں سرسبز پہاڑی علاقے آبشاریں، مختلف رنگوں کی مٹی کا پہاڑ اور [illegible] کا ساحل سمندر شامل ہیں۔ سیر کی شام کو تیسرے پہر چار بجے ماریشس کے مشہور عالم باغ پیمپلےموسس گارڈن میں گورنمنٹ کی طرف سے ملکہ برطانیہ کے اعزاز میں گارڈن پارٹی دی گئی جس میں ہزاروں افراد مدعو تھے اس میں بھی خاکسار کو دعوت دی گئی تھی۔ درجہ بدرجہ سب مہمانوں کے لئے باغ کے وسیع و عریض لان میں حد بندی قائم کی گئی تھی خاکسار وزراء حکومت کے حلقے میں تھا۔ اس پارٹی میں بہت سے احمدی دوست بھی مدعو تھے۔ چنانچہ برادرم صدیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور برادرم رشید حسین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج اور برادرم عتیق جواہر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس نے بھی اس میں شرکت کی برادرم صدیق احمد صاحب اور رشید حسین صاحب کو تو ڈیوک آف ایڈنبرا سے تعارف کرانے کا بھی موقعہ ملا۔ خاکسار کی اس پارٹی میں حسب معمول بہت سے سفراء اور وزراء سے ملاقات ہوئی ایک مسلمان ایم ایل اے اور پارلیمنٹری سیکرٹری سے پہلی مرتبہ تعارف ہوا وہ خاکسار کو غائبانہ تو جانتے تھے مگر ملاقات کا موقع نہیں پیدا ہوا۔ ان سے جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق بات چیت ہوئی تو باوجود اس کے کہ وہ نظریاتی طور پر ہمارے مخالف ہیں انہوں نے ہماری تبلیغی سرگرمیوں کو تسلیم کیا اور سراہا انہوں نے بتایا کہ وہ فرانس، انگلینڈ و جرمنی علاج کے لئے گئے تو انہیں تعارفی لٹریچر میں بتایا گیا کہ جہاں مسلمانوں کی ایک مسجد بھی ہے مگر وہ اس میں جمعہ کے لئے نہ جا سکے۔ کیونکہ وہ احمدیہ مسجد تھی اور وہ ہمارے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ تاہم خاکسار نے کہا کہ مسجد خدا کا گھر ہے آپ کیلئے الگ نماز پڑھنے کا دروازہ ہر وقت کھلا تھا کم از کم ایک مرتبہ زیارت اور تعارف کے لئے ہی چلے جاتے۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

اسی پارٹی کے دوران سرکاری انتظام کے مطابق مختلف انجمنوں اور ایسوسی ایشنز نے ملکہ کی خدمت میں مختصر خوش آمدید اور وفاداری کے ایڈریس پیش کئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے سیکرٹری جماعت جناب ناصر احمد سوکیہ صاحب نے ایڈریس کی کاپی ملکہ الزبتھ کی خدمت میں پیش کی جس کا متن درج ذیل ہے۔

"بحضور اعلیٰ حضرت ملکہ معظمہ برطانیہ الزبتھ ثانی
یور میجسٹی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ہم ممبران جماعت احمدیہ ماریشس۔ اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے۔ آنحضور اور ڈیوک آف ایڈنبرا کو اپنے جزیرہ میں دلی خوش آمدید پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ کا یہ مختصر قیام بہت خوشی [illegible] ہو۔ ہم یہ امید [illegible] کہ آپ کا یہ دورہ ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دونوں ملکوں کی دوستی کے لئے مزید تقویت اور مضبوطی کا باعث ہوگا۔

عالمگیر احمدیہ تحریک کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی جو کہ ایک فعال اسلامی مذہبی تحریک ہے اور دنیا میں عالمگیر سچائی، محبت، امن، باہمی افہام و تفہیم اور رواداری کا پرچار کر رہی ہے

ماریشس میں احمدیہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۱۵ء میں قائم ہوئی اور اس وقت سے جزیرے کی سماجی اقتصادی اور اخلاقی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے ہمارے افراد حکومت وقت کے ساتھ وفادارانہ اور مخلصانہ تعاون کرتے ہیں۔

سپاسنامہ ختم کرنے سے پہلے ہم آنمحترمہ اور آپ کے شوہر محترم شہزادہ فلپ کے لئے بخیریت اپنے ملک واپسی کی دعا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ ہماری نیک تمنائیں آپ اپنے خاندان اور اہل وطن تک پہنچا دیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہم ہیں ملکہ عالیہ کے مخلص خادم

محمد اسلم قریشی مشنری انچارج

محمد حنیف جواہر پریذیڈنٹ۔ ناصر احمد سوکیہ سکرٹری جنرل۔

جماعت احمدیہ ماریشس

ملکہ الزبتھ ثانی کے اعزاز میں سرکاری ضیافت

۲۵ مارچ کے روز ہی شام کو ساڑھے آٹھ بجے ملکہ کے اعزاز میں سرکاری ضیافت تھی۔ اس تقریب میں خاکسار اور دیگر مذہبی نمائندگان کو مسیح کے قریب بٹھایا گیا۔ ... دعوت اختتام پذیر ہوئی تو ملکہ محترمہ واپس اپنے جہاز پر چلی گئیں۔ دعوت کے بعد روانگی سے قبل کچھ وقفہ تھا اس میں خاکسار کو ویٹیکن کے سفیر بشپ Sachimi کو جماعت کی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے کا موقعہ ملا۔

الوداعی تقریب میں شرکت

۲۶ مارچ کو ملکہ الزبتھ اپنا دو روزہ تاریخی دورہ مکمل کر کے بذریعہ ہوائی جہاز انگلینڈ کے لئے روانہ ہوئیں۔ صبح ۹½ بجے ایئرپورٹ پر خاص الوداعی تقریب منعقد ہوئی ملکہ کو الوداع کہنے والے خصوصی مہمانوں میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ ملکہ کے جہاز سے لے کر ایئرپورٹ تک ۳۰ میل لمبے راستے میں جگہ جگہ لوگ والہانہ انداز میں شاہی مہمان کو الوداع کہنے کے لئے کھڑے تھے۔ ملکہ کوئی پونے دس بجے ایئرپورٹ پہنچیں۔ سب سے پہلے مہمانوں کو ملوایا گیا گورنر نے ملکہ اور شہزادہ فلپ کو خدا حافظ کہا۔ یہ سب منظر ٹی۔وی پر اسی وقت دکھایا جا رہا تھا۔ اور اُس روز رات کو بھی تین مرتبہ اردو ہندی۔ انگریزی اور فرانسیسی تبصروں کے ساتھ ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد اور خدمت اسلام

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئینہ کمالات اسلام میں رقم فرمایا ہے:

"إنّ الله لا يبشّر الانبياء والاولياء بذرّيّة إلّا إذا قدّر توليد الصالحين" (ص ۵۷۷)

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اپنے پیاروں کو اسی صورت میں اولاد کی بشارت دیتا ہے جبکہ اس نے نیک اور صالح اولاد پیدا کرنا مقدر کر دیا ہو۔

حضور علیہ السلام کے نزدیک ایسی اولاد انزال رحمت کا ایک ذریعہ ہے تا لوگ ان کی اقتداء و ہدایت سے بہرہ ور ہو کر نجات حاصل کر سکیں جیسا کہ حضور نے سبز اشتہار میں تحریر فرمایا:

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شقیں ظہور میں آ دیں"

اس کے مطابق حضور علیہ السلام کی ساری اولاد ہی مبشر ہے جیسے فرمایا:

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

اور ان کا مبشر ہونا پیشگوئیوں کے عین مطابق بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی خاص علامت ہے چنانچہ حدیث "یتزوج و یولد له" (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) کی تشریح بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"حضرت مسیح موعود کی خاص علامتوں میں لکھا ہے کہ . . . وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی . . . یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آ چکی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۱۲)

. . . .

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور الٰہی نوشتوں کے مطابق مسیح کی اس روحانی سلطنت کا وارث اس کی اپنی ہی ذریت اور نسل سے معنوی کا فرزند ارجمند کم و بیش پچاس سال تک اپنے عظیم باپ کے جاری کردہ مشن کی تبلیغ دعوتِ مسیح کے شاندار کارنامے دکھلا کر اپنے مرکزی نقطہ کو قریباً پہنچا۔ اسکے عہد خلافت میں اسلام کا نام زمین کے کناروں تک پہنچا قرآن کریم کے متعدد زبانوں میں تراجم ہوئے اسلام کی دیگر مذاہب کے مقابلہ میں برتری اور سرفرازی قائم ہوئی۔ اور اس کے مہیا کردہ دلائل سے لیس ہو کر اس کے عشاق مبلغین نے بندوقی مدافعانہ طرزِ تبلیغ کو ترک کر کے جارحانہ انداز میں دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام اور پیغمبر اسلام کا سکہ منوایا۔ تثلیث اور صلیب کے عقیدہ کو پاش پاش کیا۔ تثلیث کے گڑھوں میں مساجد تعمیر کیں۔ جماعت احمدیہ کو فعال زندگی بخشی اور خود اسلام کی تاریخ میں معزز اور منفرد مقام حاصل کیا۔ جس کی تفصیل میں جانا اس وقت میرا مقصود نہیں۔

. . . .

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس مشن کی تکمیل کا قیامت تک جاری رہنا اسلام کے احیاء و بقاء کے لئے لازمی اور لابدی امر تھا اور ہے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف پہلی نسل کا ہی وسیلہ بننا مقدر نہ تھا۔ بلکہ اس مبشر اولاد کا سلسلہ تیسری نسل تک چلنا بھی مقدر و مسلم تھا تا کہ ہدایت کا چشمہ جاری و ساری ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

انا نبشرك بغلامٍ نافلةً لك "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا"

(حقیقۃ الوحی ص ۹۵)

اور اس بشارت کی تفصیل یوں بیان فرمائی:

"پانچواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا۔ جیسا کہ اس کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۳۹ میں اس طرح یہ پیشگوئی (۳)

درج ہے۔ لکھی ہے:- ویبشرنی بخامس فی حین من الاحیان۔ یعنی پانچواں لڑکا جو چار کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا۔ اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس کے بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر۔ الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ انا نبشرک بغلام نافلۃً لک۔ نافلۃً من عندی یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا۔ یعنی لڑکے کا لڑکا یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۸-۲۱۹)

. . . . اس مبشر اولاد کی بشارت نہ صرف اسکے مقدس دادا نے ہی دی بلکہ اس کے والد ماجد نے بھی اس کے پیدا ہونے کی اپنے خدا سے خبر پائی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوب محررہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء میں جس کا عکس الفضل ۸ اپریل ۱۹۱۵ء میں ہو چکا ہے اعلان فرمایا ہے:

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا۔ اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا"

بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ بشیر پوتا جو اپنے اولوالعزم باپ اور مقدس دادا کی طرح خدمتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار ہے اپنے آباء کے مقدس مشن کی تجدید اشاعت اور تکمیل کی نگرانی کا منصب خلافت۔ خلافت ثالثہ پر فائز ہو کر اپنی بنیاد شدہ پر سعادت کے ابتدائی سالوں میں ہی اپنی بے مثال صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اسلام کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کا وسیلہ بن رہا ہے اور ان کے عہد مبارک میں بفضل خدا جماعت اور اسلام کا قدم ہر آن ترقی اور کامرانی کی طرف اٹھ رہا ہے (جس کی بعض تفاصیل اخبارات میں شائع شدہ موجود ہیں) اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے نوشتوں کے مطابق وقت آ رہا ہے کہ غلبۂ اسلام کی پیشگوئیاں ناقابل تردید طور پر قطعیت کے ساتھ مکمل طور پر پوری ہوں یہاں تک کہ دنیا ایک ہی رسول ایک ہی کتاب اور ایک ہی مذہب سے وابستہ ہو جائے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملازمین حضرات توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملازمین کو حضوری ترقیاں اور اسی طرح سالانہ ترقیاں بھی ملنے والی ہیں یا مل چکی ہیں۔ ایسے مواقع پر سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد بابرکت کو ضرور مستحضر رکھا جائے۔

۱۔ ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

۲۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

۳۔ عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں۔

ہمارے ملازمین حضرات مذکورہ بالا بابرکت ارشادات کے مطابق عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص انعامات کے مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قابل تقلید مجالس

مندرجہ ذیل مجالس انصاراللہ نے پہلی سہ ماہی میں ہی اپنے سارے سال کا بجٹ سو فیصد پورا کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کے نام دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے، کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو ان کی نسلوں سمیت اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ چنانچہ حضور اقدس نے اس درخواست پر اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا ہے۔ "اللہ تعالیٰ جزائے احسن دے"

امید ہے دوسری مجالس بھی ان کی تقلید میں اپنے محبوب آقا کی خوشنودی حاصل کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنی مساعی تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

۱۔ چک ۲۷۰ الف کا چیلہ ضلع تھرپارکر
۲۔ چک ۲۲۶ ٹی ڈی اے۔ ضلع مظفر گڑھ
۳۔ چک ۸۹ ج ب رتن ضلع لائل پور
۴۔ سچا سودا۔ ضلع شیخوپورہ
۵۔ قبولہ ضلع ساہیوال ۶۔ بھابڑہ ضلع سرگودھا
۷۔ بھکر ضلع میانوالی ۸۔ حلقہ مارٹن روڈ۔ کراچی۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

ماہ ہجرت (مئی) ختم ہو چکا ہے تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ کارگزاری جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے بھانجے عزیزم شاہد سعید ملک کا تیسری مرتبہ ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اپریشن کامیاب ہو نیز ٹانگ میں کوئی نقص نہ پیدا ہو۔ (مرزا ملک محمود۔ لاہور)

۲۔ میرے بھائی محمد اعظم گزشتہ ماہ کی تیس تاریخ کو بذریعہ [illegible] عازم انگلستان ہوئے ہیں۔ ان کے منزل پر بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز میرے بیٹے خالد محمد کی صحت، زندگی اور درازی عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(ثریا غازی بنت [illegible] صاحب مرحوم)

[illegible]
بچوں کی کمزوری، ہر کچھ پن، دانت نکلنے کی تکالیف، کھانسی، قے اور سبز دست [illegible] کی عادت ایک دوا ہے بی بی ٹانک
کے متعلق مکرم [illegible] فرماتے ہیں بی بی ٹانک [illegible] مفید ثابت ہوئی [illegible]
خرچ ڈاک [illegible] ڈاکٹر [illegible] احمد [illegible] کمپنی ربوہ

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

۲

مکرم شیخ عبدالرشید صاحب	راولپنڈی	۱۰۔۰۰	روپے
" ملک حبیب اللہ خان صاحب	"	۲۵۔۰۰	"
" محمد یوسف صاحب	ملوکے بھگت	۴۵۔۰۰	"
" مقصود احمد خان صاحب	کنری سندھ	۱۰۔۰۰	"
جماعت احمدیہ	لاہور	۱۴۰۔۵۰	"
" محمد اشرف صاحب	سرگودھا	۱۰۔۰۰	"
جماعت احمدیہ چک ۹۰ تہار سرگودھا		۳۳۔۰۰	"
جماعت احمدیہ	لائل پور	۱۴۳۔۸۷	"
"	مظفر گڑھ	۸۶۔۰۰	"
"	سانگلہ ہل	۶۸۔۰۰	"
" ڈاکٹر خدا داد صاحب	عارف والا	۵۔۰۰	"
مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ جامعہ نصرت	ربوہ	۱۰۔۰۰	"
جماعت احمدیہ	کراچی	۵۸۔۰۰	"
مکرم محمد شفیع بٹ صاحب	راولپنڈی	۳۔۰۰	"
" شیخ محمد اقبال صاحب	کوئٹہ	۱۲۔۰۰	"
جماعت احمدیہ	پسرور	۱۵۔۰۰	"
" سلیم احمد ناصر صاحب	رحیم یار خان	۱۰۔۰۰	"
" محمد یعقوب احمد صاحب	سیالکوٹ	۵۔۰۰	"
" سید سعید احمد صاحب	واربرٹن	۱۲۔۵۰	"
جماعت احمدیہ	اسلام آباد	۳۵۔۰۰	"
" عبدالغفور صاحب	سرائے نورنگ	۲۰۔۰۰	"
مکرمہ فاطمہ صدیقہ صاحبہ	ربوہ	۲۵۔۰۰	"
مکرم چوہدری منیر احمد صاحب	ربوہ	۵۔۰۰	"
" رانا مبارک احمد صاحب	بہاول پور	۲۰۔۰۰	"
" عبدالغفور صاحب منجانب سکینہ پروین صاحبہ	سرائے نورنگ	۶۰۔۰۰	"
" ملک سعید احمد صاحب	مدین ضلع حیدرآباد	۱۔۰۰	"
" عنایت اللہ صاحب بھٹی	اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۱۰۳۔۰۸	"
جماعت احمدیہ ٹیکسلا	ٹیکسلا	۹۔۵۰	"
مکرمہ والدہ صاحبہ شیخ عبدالخالق صاحب	ربوہ	۵۔۰۰	"
" بیگم صاحبہ مولوی روشن دین صاحب دارالعلوم ربوہ		۱۰۔۰۰	"
جماعت احمدیہ لندن بذریعہ مکرم مرزا منصور احمد صاحب		۱۲۵۰۔۰۰	"
جماعت احمدیہ	پشاور	۲۰۔۰۰	"
جماعت احمدیہ ادرحمہ	سرگودھا	۲۰۔۰۰	"
مکرم ظہور الدین احمد صاحب	منگلا ڈیم	۸۔۰۰	"
" ڈاکٹر نذیر احمد صاحب		۱۰۰۔۰۰	"
جماعت احمدیہ	ساہیوال	۱۲۔۰۰	"
جماعت احمدیہ	چنیوٹ	۵۔۰۰	"
" حوالدار بشیر احمد صاحب	ربوہ	۵۔۰۰	"
" ڈاکٹر محمد خان صاحب	علی پور ضلع ملتان	۵۔۰۰	"
" نذیر احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی	سرگودھا	۵۔۰۰	"
" الحاج نواب زادہ محمد امین خان صاحب	بنوں	۵۔۰۰	"
" نسیم احمد صاحب باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۲۔۰۰	"
" عبدالرزاق صاحب		۵۔۰۰	"
" عبدالوحید بشیر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۱۔۰۰	"
مکرمہ بیگم ثناء اللہ صاحبہ	لاہور	۱۰۔۰۰	"
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب [illegible] مرحوم	کراچی	۲۵۔۰۰	"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ — ۱۱ر ماہ احسان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۱ر جون ۱۹۷۲ء) بروز اتوار مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مبشر ایم بی بی ایس (ابن محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج گھانا و امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا حال ناظم دارالقضاء ربوہ) اور عزیزہ منصورہ مسعود صاحبہ سلمہا (بنت محترم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایم بی بی ایس نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ر ماہ احسان ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۰ر جون ۱۹۷۲ء) بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

بارات ۱۱ر جون کو صبح ساڑھے دس بجے موٹر کاروں کے ذریعہ ربوہ سے سرگودھا روانہ ہوئی جہاں اسی روز پانچ بجے شام محترم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے مکان پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقع پر تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم عبدالوہاب صاحب ایم اے نے کی محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ بارات اسی روز شام کو ربوہ واپس آگئی۔

اگلے روز ۱۲ر ماہ احسان (جون) بروز سوموار بعد نماز مغرب محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اپنے مکان واقع دارالرحمت غربی ربوہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد اور متعدد دیگر مقامی احباب کے علاوہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے گھانا کے طلباء نے بھی شرکت کی۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور انہیں اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

افریقی ممالک میں غلبۂ اسلام کے لئے مساعی

یہ امر مخلصین جماعت احمدیہ سے اب پوشیدہ نہیں۔ کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی منشاء کے ماتحت فرمائی تھی۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں غلبۂ اسلام کی مہم جاری ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے چاہے وہ مرد ہوں یا مستورات یا اطفال سب کے سب نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں فراخدلی سے حصہ لے کر اس مہم کو کامیاب بنائیں تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور کفر مٹ جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر آٹھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے جائزہ لینے پر کل بجٹ آمد میں بارہ ہزار روپے کی کمی ہے۔ چندہ ممبری میں دو ہزار چار سو روپے کی کمی ہے اسی طرح تقریباً ہزار روپے کی کمی چندہ ناصرات میں ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ابھی تک بہت کم وصول ہوا ہے۔ ماہ مئی میں وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ سب عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کو وقت سے پہلے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں بجٹ پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی متحدہ کوششوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکیں۔ نادہندگان سے خاص طور پر بقایاجات وصول کرنے کی مہم چلائیں تاکہ لجنہ کا بجٹ پورا ہو سکے۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

میرے ابا جان سخت بیمار ہیں ڈاکٹروں نے ان کا اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے۔

(زبیدہ بیگم اہلیہ چوہدری سعید احمد صاحب مٹھو ٹوانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

آیئے ملکر ایک نئے پاکستان کی تعمیر کریں

۶ فیصد قرضہ برائے ۱۹۸۲ میں سرمایہ لگایئے۔

قرضے کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۰۰ روپیہ یا اس رقم کے لئے جو ۱۰۰ روپیہ پر مساوی تقسیم ہو سکے، مندرجہ ذیل مقامات پر وصول کی جائیں گی:

۱۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان - کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، حیدرآباد

۲۔ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں پر جو سرکاری خزانے کا کاروبار کرتی ہوں

۳۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں سرکاری خزانوں میں

قیمت اجرا:- مساوی رقم یعنی ہر سو روپیہ کے لئے اجرائی بحساب سو روپیہ

تاریخ ادائیگی:- ۱۵ر جون ۱۹۸۲ء ادائیگی مساوی قیمت پر عمل میں آئے گی۔

منافع:- ۶ فیصد سالانہ جو ہر ششماہی پر ۱۵ر دسمبر اور ۱۵ر جون کو ادا کیا جائے گا

وصولی رقم:- بذریعہ نقد رقم/ چیک یا سیکورٹیز برائے ۴ فیصد قرضہ ۱۹۷۲ء

یہ قرضہ ۱۵ر جون ۱۹۷۲ء کو صرف ایک دن کے لئے جاری ہوگا

جاری کردہ: حکومت پاکستان وزارت مالیات، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ۔ فنانس ڈویژن

Adarts